بار مذکور رقمطراز ہے :

" تہران میں جہاں پانچ لاکھ سُنّی مسلمان آباد ہیں وہاں انہیں آج تک اپنی مسجد تعمیر کرنے کی اجازت نہیں ملی ہے جبکہ وہاں عیسائیوں کے ۱۲ گرجے، ہندوؤں کے دو مندر، سکھوں کے تین گُردوارے، یہودیوں کے دو عبادت خانے اور آتش پرستوں کے ۱۲ آتش کدے موجود ہیں ۔"

ے۔ بعد ندائے ملّت آگے چل کر لکھتا ہے :

" شاہ کے زمانے میں عیدین کی نماز تہران کے سنّی مسلمان ایک پارک میں پڑھتے تھے، لیکن جب سے مذہبی حکومت قائم ہوئی ہے عید کے دن اس پارک پر مسلح افواج کا پہرہ بٹھادیا گیا اور اس میں نماز پڑھنے سے روک دیا گیا ۔" اسی طرح جمعہ کی نماز کے لئے مذہبی حکومت سُنیوں کو مجبور کرتی ہے کہ وہ تہران یونیورسٹی کے میدان میں شیعہ امام کی اقتداء میں جمعہ کی نماز پڑھیں۔ اس کے باوجود سنّی حضرات وہاں نماز نہیں پڑھتے بلکہ پاکستانی سفارتخانے میں نمازِ جمعہ ادا کرتے ہیں ۔"

ائے ملّت یہ بھی لکھتا ہے کہ :

" ایران کے سنّی مسلمان اپنی مذہبی تبلیغ اور اشاعت اور اپنی اجتماعی فلاح وبہبود کے لئے نہ کوئی جلسہ کرسکتے ہیں اور نہ کوئی تنظیم قائم کرسکتے ہیں۔ پچھلے دنوں شورائے مرکزی اہلِ سنّت کے نام سے سنیوں نے ایک تنظیم بھی قائم کی تھی تو اسے وہاں کی مذہبی حکومت نے خلافِ قانون قرار دے دیا۔" آگے چل کر اس مضمون میں جس کا عنوان " ایران میں مذہبی تنگ نظری " ہے۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ خوزستان صوبے میں جہاں ۹۵ فیصدی سنّی مسلمان آباد ہیں وہاں کے سرکاری اسکولوں میں ابھی پانچ سو اساتذہ مقرر کئے گئے ہیں جن میں صرف ۳۶ اساتذہ سنّی اور باقی ۴۶۴ اساتذہ شیعہ ہیں۔ ایسا اس لئے کیا جارہا ہے کہ سنّی بچوں کو شیعہ مذہب میں آسانی سے تبدیل کیا جاسکے ۔

ایک افریقی ملک ایتھوپیا میں لاکھوں افراد بھوک کے ہاتھوں موت وحیات کی کشمکش میں مبتلا ہیں ، ستیاں اجڑ گئی ہیں جانور ہلاک ہوگئے ہیں درخت جل گئے ہیں اور کھیتیاں بھسم ہوکر رہ گئی ہیں۔ ہر طرف مٹی